احمدیت یا مرزائیت

کرہ ارض پر تخلیق انسان کی تاریخ جس قدر پرانی ہے تعمیر و اصلاح انسانیت کیلئے بعثت انبیاء کی تاریخ بھی اتنی ہی پرانی ہے۔ فرق ابتداء میں نہیں انتہا میں ہے کہ تخلیق انسانی کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور تاروز قیامت جاری رہے گا۔ جبکہ بعثت رسل کا سلسلہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہو چکا ہے۔ اسی وجہ سے آپ خاتم النبین ہیں۔ آپ کی شریعت خاتم الشرائع ہے اور آپ کی امت خاتم الامم ہے اس لحاظ سے آپ کی امت کا مذہب بفرمان رب ذوالجلال "ان الدین عند اللہ الاسلام" صرف اسلام ہے اور اسلام کو ماننے کی بناء پر آپکی امت، امت مسلمہ ہے۔

گزشتہ صدی میں ایک شخص مسمی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ان لوگوں کو مسلمان قرار دینے لگا جو اسکے دام تزویر میں پھنس کر اس کا شکار بن گئے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مسلمانوں کو کفار، خنزیر اور مسلمانوں کی عفت مآب خواتین کو جنگلوں کی سورنیاں اور کتیاں وغیرہ کہہ دیا۔ جب اپنے اس کردار کی بناء پر اس نے مسلمانوں کا رد عمل دیکھا تو بجائے اسلام کے ایک اور نام سے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اور وہ نام ہے "احمدیت" اس مضمون میں اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ آیا جن وجوہات کی بناء پر وہ اپنے مذہب کو احمدیت کہتے ہیں یہ درست ہے یا غلط۔ (۱) سب سے پہلے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ احمد کون ہے (۲) احمدیت کی نسبت مرزائی کس طرف کرتے ہیں۔ (۳) یہ نسبت درست ہے یا کہ غلط (۴) احمد کی نسبت اگر درست نہ ہو تو پھر ان کے مذہب کا نام کیا ہونا چاہیے۔

احمد :

احمد حضرت محمد ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔ قرآن و حدیث اور تواتر امت اس پر گواہ ہیں۔

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے بعد بلا فصل آنے والے جس نبی کی بشارت فرمائی تھی۔

"و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد "(سورہ صف پ ۲۸ رکوع ۱)

اس میں آپ نے اس نبی کا نام نامی احمد بیان فرمایا تھا اب تاریخ بعثت انبیاء کو اٹھا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونے والی ذات گرامی حضرت محمد ﷺ کی ہی ہے۔ اور آپ کا فرمان ہے ان اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی

کہ میں تمام لوگوں میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے لہذا ثابت ہوا کہ آپ ﷺ ہی بشارت مسیحا ہیں اور آپ ہی کا نام احمد بمطابق بشارت حضرت

عیسیٰ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "ساخبر کم باول امری دعوۃ ابراھیم و بشارۃ عیسیٰ "(مشکوۃ) چنانچہ اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح آپ ﷺ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا "ربنا و ابعث فیھم رسولاً " کا ثمرہ ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت "اسمہ احمد " کے بھی آپ ہی مصداق ہیں۔

عن جبیر بن مطعم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب لیس بعدی نبی (ترمذی ، موطا امام مالک فتح الباری)

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے لیے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں۔ میرے ذریعے سے اللہ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اس مقام پر اپنے پانچ نام بیان فرمائے ہیں پہلے دو ذاتی نام ہیں اس وجہ سے آپ نے ان کی تشریح نہیں فرمائی جبکہ دوسرے تین اسماء کی خود ہی تشریح فرمادی کیونکہ یہ صفاتی نام ہیں۔

"اسمی فی القرآن محمد و فی الانجیل احمد "(خصائص الکبری (ج ۱ ص ۷۸ ، شرح الشفا جلد ۱ ص ۴۸۹)

میرا نام قرآن میں محمد ہے اور انجیل میں احمد ہے۔قادیانیوں کے سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کئی مقامات پر تسلیم کیا ہے کہ احمد آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک اسم ہے

(۱) تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی کے دو نام ہیں ایک محمد اور یہ تورات میں لکھا ہے۔اور دوسرا نام احمد ہے اور یہ نام انجیل میں ہے (اربعین مطبوعہ ۱۹۰۲ نمبر ۴ ص ۱۵)

(۲) حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کیا۔

یاتی من بعد ی اسمہ احمد

کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہو گا (ملفوظات احمد یعنی ڈائری ۱۹۰۱ ص ۴، ۵، اخبار الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱)

مرزا کے ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ :

(ا) تورات میں آنحضرت ﷺ کا نام محمد ہے

(ب) انجیل میں آنحضرت ﷺ کا نام احمد ہے

(ج) یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مرزا کے نزدیک حضور ﷺ ہی مراد ہیں۔

(د) حضرت عیسیٰ نے بشارت دی تھی کہ احمد نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا

نسبت احمدیت :اب مرزائیوں کو دیکھنا ہے کہ وہ احمد کا مصداق کس کو مانتے ہیں اور احمدیت کی نسبت

کس کی طرف کرتے ہیں۔ مرزا کے چند حوالجات پہلے گزر چکے ہیں اور مزید بھی ایک حوالہ ملاحظہ ہو "اور اس فرقے کا نام فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے، ایک محمد ﷺ اور دوسرا احمد ﷺ (اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۴ نومبر، ۱۹۰۰ء ص ۴) اس سے ثابت ہوا کہ احمد آنحضرت ﷺ کا نام ہے اور احمدیت کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف کی جا رہی ہے۔

جبکہ مرزائی پارٹی کے امیر ثانی مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود نے لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود (دجال قادیان) بیعت لیتے وقت یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ "آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں" (کلمۃ الفصل ۳، ص ۱۳۹) پھر اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا۔ مرزا محمود کی اس عبارت سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ احمد مرزا (دجال قادیان) کا نام ہے اور مرزا نے اپنی جماعت کا نام بھی اسی نسبت سے رکھا ہے۔ مگر جب ہم مرزا سے پوچھتے ہیں کہ "اے معجون مرکب"! (یہ نام اس نے اپنے لیئے خود وضع کیا ہے) تیرا نام کیا ہے؟ تو وہ کتاب البریہ ص ۱۶۲ حاشیہ پر لکھتا ہے کہ "میرا نام مرزا غلام احمد ہے" اور اسکے بیٹے کی تصنیف سیرت المھدی سے پتہ چلتا ہے کہ بچپن میں اس کا نام سندھی یا دسوندی بیگ تھا مگر جب مرزا محمود کی عبارات ملاحظہ کی جاتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اندرون خانہ مرزا نے اپنا نام احمد رکھا ہوا تھا اور اسی نام پر اپنے مریدین سے بیعت لیتا تھا۔ کیا خوب کسی نے کہا ہے: "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" پھر مرزا محمود کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نے اپنی جماعت کا نام احمدیت اپنی طرف منسوب کر کے رکھا تھا جبکہ مرزا کی عبارت پہلے مذکورہ ہے کہ احمدیت کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہے۔ بہر حال مرزا غلام احمد جس چیز پر پردہ ڈالنا چاہتا تھا اسکے بیٹے نے اس کو بالکل بے نقاب کر کے رکھ دیا۔

مرزائیوں کے الحاد کو ذرا اور وضاحت سے پڑھیے (و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ نہیں بلکہ آپ کا غلام حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ (مذہبی انسائیکلوپیڈیا یعنی مرزائی پاکٹ بک ص ۵۹۶)

مرزائیوں کی مراد :

قارئین آپ نے قادیانیوں کی مکاری اور فریب کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ کس طرح آنحضرت ﷺ کے اسم احمد کو بے باک ہو کر مرزا پر چسپاں کرتے ہیں گمران کا یہ فعل یہودیانہ تحریف اور جاہلانہ دلیل بازی سے ذرا کم نہیں ہے۔

(۱) علم معانی کا مشہور قاعدہ ہے "لا استعارة فی الاعلام" کہ کسی بھی علم سے استعارہ مراد نہیں لیا جا سکتا۔ اب اس قاعدے کی رو سے دیکھا جائے تو احمد حضور ﷺ کا علم ہے (جو کہ مرزائیوں کے سرغنہ کو بھی مسلم ہے) اس لیئے وہ استعارہ کے رنگ میں مرزا پر پورا نہیں آتا ہے اور نہ ہی اسے مرزا پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ پھر مرزا کا اپنا نام بھی یہ نہیں ہے۔ اب جبکہ "احمد" جو کہ حضور ﷺ کا اسم علم ہے اس کو ہی مرزا پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا تو پھر احمدیت کی نسبت مرزا کی طرف کس طرح درست ہو سکتی ہے

(۲) مرزا کو مسلّم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے مصداق آنحضرت ﷺ ہیں اور آپ ہی کا نام انجیل میں احمد ہے تو ایسی صورت میں مرزائی پاکٹ بک کے مصنف کا مرزا کو اس کا مصداق گردانا نا انصافی، بددیانتی، لادینی، یہودیانہ تحریف اور دجالانہ دلیل بازی ہے کیونکہ اس سے قبل چودہ صدیوں کے مفسرین اور مجددین نے بھی اس سے مراد حضور ﷺ ہی لئے ہیں۔

(۳) اولاً تحریر کر دیا ہے کہ مرزا کا نام دسوندی بیگ یا غلام احمد تھا نہ کہ احمد۔ اور احمد آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک ہے۔ اب بالفرض مرزا کا نام غلام احمد ہی ہے، دسوندی نہیں ہے تو پھر بھی کیا لفظ احمد اور غلام احمد میں کوئی فرق نہیں ہوتا؟ اگر ہوتا ہے تو پھر مرزا کو اس کا مصداق ٹھہرانا غلط ہے۔ پھر جب مرزا کو اس کا مصداق ٹھہرانا ہی غلط ہے تو اسکی طرف احمدیت کی نسبت کرنا بدرجہ اُولیٰ غلط ہے اور اگر مرزائیوں کو بھی علم ہے کہ اللہ کے صفاتی ناموں میں ایک نام قادر ہے اور مرزا کے ایک بھائی کا نام غلام قادر تھا تو پھر یہاں قادر اور غلام قادر میں بھی کوئی فرق نہ کرو اور بڑے بھائی کو اپنا خدا بنالو (جس طرح کہ الصاعقہ خدائے ہلاش اور ربنا عاج وغیرہ کے پجاری ہو) اور پھر اسکی سرکردگی میں بڑے شوق اور آرام کے ساتھ جس منصب کو بھی مناسب سمجھو مرزا کو بیٹھوالو۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۴) مرزا محمود نے اپنے باپ کی جس اصلیت کا اظہار (دانستہ یا غیر دانستہ جس طریقے سے بھی) کیا ہے اس پر وہ مبارک کا مستحق ہے کہ اس نے مرزا کے اس ڈھکے ہوئے بدبودار برتن سے ڈھکن اٹھا کر لوگوں کو تبنہ کیا ہے جسے مرزا مشک زعفران بنا کر عوام ے سامنے پیش کرتا رہا۔

(۵) مرزا نے (مذکورہ بالا) تحریر میں بوضاحت لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی اس بشارت کا مصداق وہ نبی ہے جوان کے بعد بلا فصل آیا۔ اب مرزائی پاکٹ بک والا اوراس کے ہم خیال جملہ مرزائی دو باتوں میں سے ایک بات کا انتخاب کرلیں۔ یا تو حضور ﷺ کو حضرت عیسیٰ کے بعد نبی بلا فصل تسلیم کریں یا مرزا قادیانی کو۔ اگر تو وہ مرزا کو حضرت عیسیٰ کے بعد نبی بلا فصل مانیں گے تو یہ بات ان کے اپنے مسلمات کے بھی خلاف ہے اور اگر حضور ﷺ کو آپ کے بعد نبی بلا فصل مانتے ہیں تو پھر احمد بھی آنحضرت ﷺ ہی ہیں نہ کہ مرزا۔ پھر جب مرزا اس کا مصداق ہی نہ ہوا اسکی طرف یہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی۔

(۶) مرزائی ابھی تک بھی احمدیت کی نسبت جو حضور ﷺ کی طرف کرتے ہیں یہ بہت ہی غلط حرکت اور غلط نظریہ ہے ایک اس وجہ سے کہ وہ ایک نئے نبی کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور بقول مرزا نئے نبی و رسول کی شریعت بھی نئی ہوتی ہے (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۹) اب ان کو کیا حق ہے کہ تابع تو نئی شریعت اور نئے مذہب کے ہوں اور گزشتہ نبی کی طرف اپنی نام نہاد شریعت کی نسبت کریں۔ دوسرا اس وجہ سے بھی کہ جب انہوں نے سیاسی طور پر ریڈ کلف کے سامنے مسلمانوں سے الگ فائل پیش کی۔

ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم کو مسلمان اور اپنے آپ کو کافر یا قائد اعظم کو کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر ان کے جنازے میں شریک نہ ہوا اور مذہبی طور پر بھی خود ہی علیحدہ عبادت گاہیں بنا کر، مسلمانوں سے عدم مناکحت کر کے اور نماز جنازہ تک میں شرکت نہ کر کے اس بات کا ثبوت فراہم کردیا ہے کہ وہ حضرت احمد ﷺ کی امت سے الگ امت ہیں - اب قادیانیوں کوچاہیئے کہ آئندہ اپنے نام نہاد مذہب کے لئے احمدیت کا استعمال بند کر دیں ورنہ ان کا وہی حشر ہوگا جو مسیلمہ کے جانشین کا ہوا ہے- ارباب اختیارات اپنے اختیار کے ذریعے اور قانون دان حضرات قوانین کے ذریعے قادیانیوں کو اس لفظ کے استعمال سے ہر حیثیت میں روکیں اور قانون کو حرکت میں لائیں-

قادیانی جماعت کے مذہب کا نام :

جب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قادیانی جس طرف بھی نسبت کر کے اپنے مذہب کا نام احمدیت رکھیں - وہ غلط ہے تو ان کو چاہیے کہ آج ہی سے باقاعدہ اپنے مذہب کا کوئی نیا نام رکھ لیں- اور اگر ان کو یہ عذر ہو کہ مرزا کی وفات کے بعد مٹھن لال یا ٹیچی ٹیچی (مرزا کے فرشتے) نہیں آئے کہ ان سے اس بارے میں مشورہ لیا جائے..... تو پھر یہ حضرات غور کریں - (۱) اپنے مذہب کا نام قادیانیت رکھ لیں کیونکہ اس فتنہ کی جڑ قادیان ہے اور پھر اسی قادیان میں ان کے سرغنہ کو سپرد خاک کیا گیا ہے اور پھر اس وجہ سے بھی کہ مباحثہ راولپنڈی میں یہ حضرات اپنا تعارف خود ہی قادیانی جماعت کے نام سے کرتے ہیں - لہذا مناسب ہے کہ وہ اسی نام کا انتخاب کرلیں - (۲) یا پھر مرزائیت رکھ لیں - مرزائیت بھی ہم اس لیے نہیں کہتے کہ ان پر کوئی طنز کر رہے ہیں - بلکہ ان کے مذہب کے لئے مرزائیت عزت کا نام ہے - اسکے لئے بھی ایک مستند حوالہ موجود ہے اور وہ یہ کہ مرزا آنجہانی کی زندگی میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر سیکنڑوں مرزائیوں کے مجمع میں ایک قصیدہ پڑھا گیا جس میں مرزا علیہ ما علیہ کے مریدین کی بڑی تعریفیں کی گئیں - جب لاہوری مرزائی گروپ کے ڈکٹیٹر کی تعریف کا وقت آیا تو اسکی تعریف میں یہ شعر پڑھا گیا-

کیا ہے راز طشت ازبام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہیں ہیں پکے مرزائی-(۱)

یہ قصیدہ میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" نے مجمع میں پڑھا جس کو اگر اجماع امت مرزائیہ کہا جائے تو بجا ہے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ مرزا آنجہانی نے بھی اس پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا اور اس مجمع میں لاہوری اور قادیانی ہر دو گروپ کے افراد موجود تھے اور دونوں نے اسے پسند کیا- اس لئے قادیانی اور لاہوری دونوں کا مشترکہ نام مرزائی ہی ہے- اب جس طرح عیسائیوں کے مذہب کا نام عیسائیت اور بہائیوں کے مذہب کا نام بہائیت ہے اسی طرح مرزائیوں کے مذہب کا نام بھی احمدیت نہیں بلکہ مرزائیت ہونا چاہیئے-

---

(۱) بحوالہ اخبار "بدر" ۱۷ جنوری ۱۹۰۷-